http://baask.com/literature

رجسٹرڈ نمبر ایس ۵۲م
زیر سرپرستی مولانا الحاج محمد عثمان بلوچ

THE Weekly ALBALOOCH Karachi

البلوچ

تمام قوم بلوچ کا واحد حقیقی ترجمان
ہفت روزہ

کراچی

مدیر
عبدالصمد سربازی

قیمت فی پرچہ دو پیسے
Price per copy 0—0—6

جلد ا | یکم ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۶ فروری ۱۹۳۳ء | نمبر ۳۲

دور چرخ شعبدہ باز

(عبدالصمد بلوچ سربازی)

بیا این دور چرخ شعبدہ باز ۔ کہ ہمیشہ با بدہ ناساز

گر بخن رنجش ہمی خیز د ۔ گاہ ظلم و ستم کند آغاز

تنہا ہست در ازا اے دل ۔ کس نہ بینم و یک محرم راز

بر سر گل نشستہ زاغ و زغن ۔ در قفس بند گشتہ بلبل و باز

سایہ انداختست بوم شوم ۔ اے ہما سوی انجمن پرواز

آشیانت کجاست ای عنقا ۔ رفیقان چرا نگوئی باز

ای عزیزان کجاست یوسف من ۔ کہ با حوالی ما شود دمساز

انتظار تو ام نسیم سحر ۔ بوی از یار ما بیار فراز

بر چشمہ خضر فرخ پے ۔ ظلمات آمدست چارہ لب باز

دل من پر و زار و کرد ے ۔ بہ بلوچان ہمی دہم آواز

دامن تست دست سربازی
گفت چشمت مرا کہ سر بی باز

http://baask.com/literature

ہمارے معاصرین کی آراء

بلوچستان میں تشدد کا دور

بلوچستان کا علاقہ کچھ ایسا تو بدقسمت اور بے نصیب علاقہ ہے کہ صد سالہ حکومت انگریزی کے دور میں اصلاحات تو بجائے خود، کسی مذہبی یا قومی جلسہ کرنے کی بھی اجازت نہیں اور اپنے مطالبات و شکایات کو بھی زبان پر نہیں لا سکتے۔

تازہ چند نوجوانوں نے جیکب آباد میں آل انڈیا بلوچستان کانفرنس منعقد کی جس میں بلوچ قوم کی فقط تعلیمی، معاشرتی، اصلاحی اور بہبودی کے لئے تجاویز پیش کی گئیں۔ مگر دیکھنے میں آرہا ہے کہ کانفرنس میں نوجوان ریاست قلات کے اگر شریک ہوئے انہیں سے بعض گرفتار کر کے جیل کے حوالہ کیا گیا ہے اور ایک مدرس جو بلوچستان کی حدود میں رہنے والا تھا، اور کانفرنس میں شرکت کے جرم کا مرتکب ہو چکا تھا ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ اس کانفرنس کے بعد سرکاری حکام کے دماغ میں کچھ ایسا خبط سمایا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ علاقہ کو گزشتہ ستمبر "گلک سٹی" کے لوگوں کو مذہبی وعظ و فضائل رمضان المبارک و ایام صیام کے سننے سے بھی روک دیا گیا۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ صوبہ سرحد (پشاور) میں بھی حکومت کا وہی رویہ رہا ہے جس سے وہاں کے لوگ بہت تنگ آ گئے اور جب "تنگ آمد بجنگ آمد" صوبہ سرحد کے علاقہ کے تمام باشندے کانگریس میں شامل ہو گئے اور خونریز ہنگامے ہوئے اور سخت کارروائیاں عمل میں آئیں لیکن آخر میں نتیجہ یہ نکلا کہ صوبہ سرحد کو دوسرے صوبہ جات کی طرح ایک گورنری صوبہ بنا دیا گیا اور سابقہ صورت حالات کا ایک حد تک خاتمہ ہو چکا ہے۔

لہذا اس موقعہ پر بھی ہم گورنمنٹ کو یہ مشورہ دینگے کہ قبل اسکے کہ ہندوستان اور اندرون بلوچستان کسی قسم کی بے چینی پھیلے اور کسی قسم کا بات عدم ایجی ٹیشن شروع ہو جائے تاکہ انکا اندازہ لگا کر اسکی بیکسی اور کس مپرسی پر اس صوبہ کو بھی اصلاحات دینے کا حکومت اعلان کر دے، اور جو قدیم قوانین اسکے خلاف لگے ہوئے ہیں انہیں یکلخت منسوخ کر دے۔ اسی میں سرکار کی بہتری کا دارومدار ہے اور مسلمانان ہند حکومت ہند کی انصاف پسندی کے معترف ہونگے ورنہ جو نتائج سخت لازمی طور پر پیدا ہونگے انہیں مدبرین حکومت کی دوربین نگاہیں دیکھ سکتی ہیں۔

(الوحید کراچی)

بلوچستان میں تشدد

(نوید لکھنؤ)

بلوچستان کے لوگوں نے حکومت برطانیہ کی نیا منصفانہ روش سے متاثر ہو کر جیکب آباد میں زیر صدارت ہز ہائینس میر ... ایک کانفرنس منعقد کی اور جو بہت ہی پست سطح میں درجہ اعتدال سے بھی کم مطالبات پیش کئے، برطانوی حکومت کی آئین پسندی کا مقتضا یہ تھا کہ ان کی حوصلہ افزائی کرتی اور اہل بلوچستان کے سیاسی میلان کے خلاف جو رجعت پسند طاقتیں کام کر رہی ہیں انہیں دباتی۔ مگر معزز ہمعصر انقلاب سے معلوم ہوا کہ ریاست قلات حکومت برطانیہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ان لوگوں پر تشدد کر رہی ہے جن لوگوں نے اس کانفرنس میں شرکت کی تھی۔ حکومت برطانیہ کو ان مظلوموں کی تائید کر کے اپنی پوزیشن صاف کر دینی چاہیے۔

بلوچستان میں تشدد

(الجمعیۃ دہلی)

معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ بلوچستان میں بھی صوبہ سرحد کی تاریخ دہرائی جائیگی جس طرح صوبہ سرحد کو اصلاحات سے محروم رکھا گیا تھا اور جب کسی نے وہاں یہ مطالبہ کیا تھا کہ اس بدنصیب صوبہ کو بھی وہی حقوق دیئے جائیں جو دوسرے صوبوں کو حاصل ہیں اسکو قید و بند کے مصائب سے دوچار ہونا پڑا تھا اسیطرح اس مرتبہ بلوچستان کو آئینی حکومت کے فوائد سے محروم رکھا جائیگا، اور جب کبھی کسی بلوچی کی زبان پر اپنی محرومی کا شکوہ یا اپنی آزادی کا مطالبہ آئیگا تو اسے طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کیا جائیگا۔ جیسا کہ سب کو معلوم ہے تین تین گول میز کانفرنسیں منعقد ہو چکیں جو ابتک بلوچستان کی قسمت پر مہر لگ چکی ہے، اور مسلمانوں کے اس متفقہ مطالبہ کے متعلق جسے ہندو اور دوسری تمام قومیں اور جماعتیں قبول کر چکی ہیں ہنوز حکومت تامل سے کام لے رہی ہے۔ باشندگان بلوچستان کی نمائندہ کانفرنس نے اس سلسلہ میں جو بھی مطالبات مرتب کئے ہیں ان کے پیش ہوتے ہی بجائے اسکے کہ انپر توجہ کیجاتی اور اس صوبہ بلوچستان میں تشدد کا دور شروع کر دیا گیا ہے اور گرفتاریاں اور سختیاں اور خانہ تلاشیاں جن سے تشدد کی ابتدا ہوا کرتی ہے برابر عمل میں آرہی ہیں۔ اگر صوبہ سرحد کا تجربہ بھی حکومت کی آنکھیں نہیں کھول سکتا اور وہ یہ نہیں سوچ سکتی کہ آغاز کار میں اسنے اس صوبہ کو اصلاحات دینے کی جو مخالفت کی اس سے صورت حالات کس قدر خراب ہوتی گئی اور بالآخر اس غلطی کا اعتراف خود اسکو کرنا پڑا۔ اور اپنے دانستہ کرتا دھرتا ان چالاکیوں اور خواب سیاہ کی ایک مثال دنیا کے سامنے لا کر رہیں تو پھر ہم نہیں جانتے کہ وہ کون سی دلیل ہوگی جو حکومت کو اپنے اس طرز عمل سے باز رکھیگی، اس سے قبل کہ تمام ہندوستان میں بلوچستان کیلئے ایجی ٹیشن شروع ہو اور خود بلوچستان کے اندر اضطراب انگیز حالات پیدا ہوں ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت اپنے تمام پچھلے تجربات پر ایک غائر نظر ڈال کر کوئی فیصلہ کرے۔

بلوچستان

(ملت دہلی)

وہ لوگ جو ابھی تک مسلمانوں کے "مطالبات" کا دم بھر رہے تھے آج گول میز کانفرنس کے ختم ہو جانے کے بعد شاید یہ بھول گئے کہ ان کے ایک مشہور مطالبات میں بلوچستان کا بھی ذکر تھا جسے اس وقت قطعاً نظر انداز کر دیا گیا ہے کانفرنس مذکور کے تینوں اجلاسوں کی کارروائی دیکھ ڈالئے شروع سے لیکر آخر تک مسلمان مندوبین میں سے ایک صاحب بھی ایسے نہ نکلیں گے جن کی زبان سے بلوچستان کا لفظ بھی نکلا ہو۔ حالانکہ وہ ابھی کہہ رہے تھے کہ وہ مسلمانوں کے مطالبات کے حامل ہیں اور مسلم کانفرنس کی قراردادوں کے محافظ! ہم اس سلسلہ میں حکومت پر کوئی الزام لگانا نہیں چاہتے جبکہ گول میز کانفرنس میں سرحد، سندھ اور مالیات پر، فوج پر اور امور خارجہ پر شور مچ چکے ہیں اور وزیراعظم اور وزیر ہند کے پاس احتجاج نامے بھیج چکے ہیں اور دیگر مندوبین اکثر صوبوں کی کامل ذمہ داری کیساتھ ساتھ مرکز میں بھی ذمہ داری کا مطالبہ کر سکتے ہیں تو مسلمان مندوبین کے منہ میں بھی زبان تھی وہ بلوچستان کے مسئلہ کو پیش کر سکتے تھے۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ ان لوگوں کو جو مسلمانوں کے حقوق و مطالبات کی حفاظت کے مدعی تھے مسلمانوں کے مطالبات کا ذرا بھی خیال

(بقیہ بر صفحہ ۷ کالم ۳)

ہفتہ وار
البلوچ
کراچی ۲۶ فروری ۱۹۳۳ء

کراچی میونسپل بل

کراچی میونسپل بل نے ... وہ بلدیہ کو وسیع اختیارات دینے اور تعلق منازل کو حسب تمام طے کرنے اور موجودہ ... کے ارتقاع کے علاوہ چیف ایگزیکٹو آفیسر، سٹینڈنگ کمیٹی اور بالخصوص کمشنر سندھ کے ہاتھوں میں مخصوص اختیارات دینے کا خیال کار رہا ہے۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر نامزدہ ہونیکی حیثیت سے کمشنر کی ناراضگی کے ہوتے ہوئے کب اپنے عہدہ کو بحال رکھ سکیگا یعنی وہ ہر ایک اہم معاملہ میں کارپوریشن کے خلاف منشا اپنی من مانی کارروائی کر سکیگا، اور جب تک اسے اپنے آقا کمشنر سندھ کا اعتماد حاصل رہیگا وہ کارپوریشن کو مرعوب کئے رکھیگا، جب ایک دفعہ کارپوریشن چیف ایگزیکٹو آفیسر کی تقرری منظور کریگی تو بعد ازاں اسکی تمام کارستانیوں پر کارپوریشن کو اسوقت تک کسی قسم کا قابو حاصل نہ ہوگا جب تک کہ وہ اراکین کارپوریشن کی مجموعی تعداد کے پیچھے آراء حاصل کرکے اسکے خلاف عدم اعتماد یا ... کا ووٹ حاصل نہ کرے اور یہ ناممکنات سے ہے۔ بل مذکورہ کے منظور ہوجانیکے بعد کارپوریشن کا منتخب پریذیڈنٹ اپنے ان تمام اختیارات کو کھو بیٹھیگا، جو اسوقت اسے پرانے ایکٹ کی وجہ سے حاصل ہیں۔ سٹینڈنگ یا مینجنگ کمیٹی کے چیرمین اور کارپوریشن کے اجلاس کے صدر ہونیکے علاوہ اسے کوئی زیادہ وقعت حاصل نہ ہوگی۔

سٹینڈنگ کمیٹی کے بارہ اراکین میں سے پریذیڈنٹ ایکس آفیشو ہوگا، باقی گیارہ میں سے تین کو کمشنر نامزد کریگا، تو گویا یہاں تو ہر حال کمشنر کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہاں پر سٹینڈنگ کمیٹی کے تین نامزدہ ممبروں کے خلاف ضابطہ

رو سے مشاہدہ میں آئیگا۔ ہم اسے رجعت پسندانہ اقدام سمجھتے ہیں، کیونکہ فی الحال مینجنگ کمیٹی میں براہ راست کوئی نامزدہ ممبر نہیں۔ تاہم ہر سال ایک یا دو ایسے ممبر کارپوریشن سے منتخب ہوکر مینجنگ کمیٹی میں آجاتے ہیں جو گورنمنٹ کے نامزدہ ہوا کرتے ہیں، اس طریق کار میں یہاں تک خرابیاں پائے جانیکے باوجود ہم نہیں سمجھ سکتے کہ بل میں ایک نئی تجویز لاکر اسمیں کیوں رد و بدل کیا جارہا ہے۔

موجودہ قانون کے ماتحت کمشنر سندھ کو بسفارش کلکٹر کراچی چھ کارپوریشن کیلئے چھ ممبروں کے انتخاب کا حق جو

اختیار حاصل ہے اس سے ہمارے خیال میں کارپوریشن میں کچھ زیادہ قابلیت پیدا نہیں کردی گئی ہے، حالانکہ ان میں ایک یا دو ممبر تجربہ کار آفیسر بھی ہوا کرتے ہیں، جنرل الیکشن میں جو خامی رہ جاتی ہے اسے سرکاری نشستوں کی نامزدگی سے کبھی بھی رفع نہیں کیا گیا۔ اور یہ نشستیں کبھی پست اقوام یا مزدور طبقہ کو دی گئی ہیں، بلکہ ہمیشہ ان اقوام کے افراد کے حوالہ کیجاتی رہی ہیں جنہیں پہلے ہی سے کارپوریشن میں کافی نمائندگی حاصل ہوتی رہی ہے، نامزدہ ممبروں کی تعداد کو ۶ سے ۸ کردینا غیر ضروری اسکے علاوہ رجعت پسندی کی

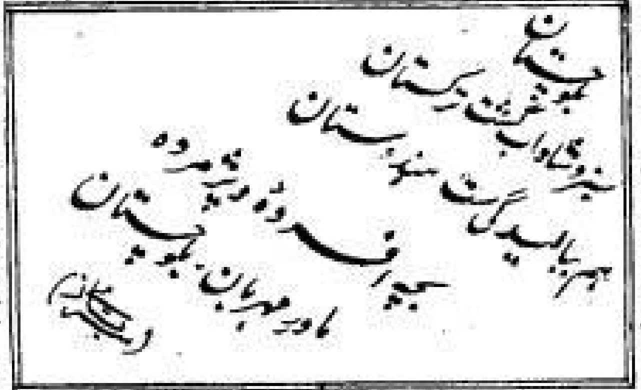

کارپوریشن کے ۵۰ ممبروں میں سے ۱۸ اور سٹینڈنگ کمیٹی کے ۱۲ ممبروں میں سے ۳ کا نامزدہ ممبر ہونا کمشنر کے ہاتھوں ایسے مخصوص اختیارات کی تفویض کے مترادف ہے جنکے ذریعے وہ کارپوریشن یا اسکی اگزیکٹیو افسر اور ماتحت کمیٹیوں کے فیصلجات کو ہر وقت مسترد و درہم برہم کرسکتا ہے۔ یہ دلیل پیش کیجا سکتی ہے کہ کوئی آزمودہ کار سویلین یا کمشنر اپنے ان تمام اختیارات کو نامزدگی کے سلسلے میں اسے حاصل ہونگے نہایت ہوشیاری ذہانت داری کے ساتھ استعمال کریگا۔ مگر کراچی کے اندر غیر آزمودہ و نامعلوم مجلس کی تشکیل عمل میں نہیں لائی

جارہی ہے۔ گزشتہ نصف صدی سے اپنے تمام کاروبار نہایت خوش اسلوبی کیساتھ ترقی پذیر صورت میں چلا رہی ہے، بلکہ اپنی زندگی کے اندر ایسے شاندار کارنامے اور خوش کن ترقی کا اظہار کیا ہے جسکو گورنمنٹ خود بھی تسلیم کرچکی ہے، جبکہ وہ غیر معمولی بجائے ایک صاف ستھرے رستہ پر چل رہی ہے، تو گورنمنٹ کو اسے ہمیشہ کیلئے ماتحتی کی غرض سے شبہ کی نظر سے دیکھنا نہ چاہئے، اب سندھ صوبہ بھی علیحدہ ہوگیا تو کمشنر کے اختیارات وزیر لوکل سلف گورنمنٹ کے ہاتھ منتقل ہوجائینگے، مگر ہماری مذکورہ تنقیدات کو کمزور بنانے کے لئے کافی نہیں۔

قارئین البلوچ خود اندازہ لگا سکیں کہ بل مذکورہ بالا کہاں تک مفید ہوسکتا ہے، اگر خدانخواستہ بمبئی لیجسلیٹو کونسل میں بل مذکورہ صورت میں منظور کرلیا گیا تو بلدیہ کے تمام اختیارات اراکین بلدیہ کے ہاتھ سے نکل کر کمشنر سندھ یا وزیر لوکل سلف گورنمنٹ کے ہاتھ میں منتقل ہوجائینگے، ان حالات کے اندر خان صاحب گبول کا انتخاب قوم کے مفاد کیلئے کہاں تک کارآمد و مفید ہوسکتا ہے۔ بل کی اہمیت کے پیش نظر ان آزمودہ کار ممبروں کی بجائے خان صاحب کے انتخاب کے خلاف جو احتجاجی تجویز مولوی محمد عثمان بلوچ نے میونسپل کونسل میں پیش کی تھی آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ مبنی برحقیقت ہونیکے ساتھ اپنے اندر کس قدر اہمیت رکھتی تھی۔ جناب میر ایوب خان بار ایٹ لا نے مقامی انگریزی اخبار ڈیلی گزٹ کے ایڈیٹر کو ایک خط لکھا ہے جو کہ اخبار مذکور کے کل کی اشاعت میں شائع ہوا ہے مولوی صاحب کی اس تجویز کی تائید ہوتی ہے اس کی حمایت کیلئے ہم اس کا ترجمہ بھی دوسری جگہ شائع کیا ہے جسکے پڑھنے کے بعد خان صاحب گبول کے غیر موزوں انتخاب کی قوت پر کافی روشنی پڑتی ہے

اظہارِ حقیقت

روزنامہ سندھ وسنگ بانگ میں بند ہ کسی ہندوستانی (دہلی) کے رہنے والے ادا مسٹر کی اوارت میں اور کسی آریہ پریس سے ایک ہفت وار اخبار بنام الف بلوچستان کراچی سے عرصہ دو ماہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اگرچہ اپنے آپ کو انجمن اتحاد بلوچان کا آرگن بتلاتا ہے مگر اس نے اپنی اس قلیل مدت حیات میں زعمائے قوم و رہنمایانِ ملت کی تذلیل و رسوائی میں جو رویہ اختیار کر رکھا ہے وہ بجائے قوم کے منتشر و متفرق افراد کو رشتہ اتحاد میں منسلک کرنے کے انہیں تشتت و افتراق کی خلیج وسیع کی طرف رہنمائی کر رہا ہے۔ ہوا ہے جب سے جریدہ مذکور نے میدانِ صحافت میں قدم رکھا ہے اس نے البلوچ اور اسکے متعلقین پر حرف گیری کرنا شروع کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسکی زندگی کا مقصد وحید البلوچ اور اسکے کارپردازوں کو رسوا کرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ اور چونکہ اسباب قومی مفاد کے پیشِ نظر جریدہ مذکور کی گندہ دہنی کا جواب دینا مناسب نہیں سمجھا ہے اور نہ آئندہ اس قسم کا ارادہ رکھتے ہیں۔

افسوس کہ اتحاد بلوچان کے علمبردار کے لئے یہ رویہ کسی طرح بھی مناسب نہ تھا جیسے اخبار مذکور بلوچان کے ہندوستانی ایڈیٹر اور اس کے ان محبانِ معاونین جو کراچی میونسپل اسکول بورڈ کے ممبر ہیں اور مذکورہ ادارہ کے علاوہ جو ہمارا اخبار دیگر مسلمان معاونت کو بھی اپنے سرپرست کر رہا ہے۔ سے چند ان شکایات نہیں کیونکہ ان کو اپنا وقت حاصل ہو چکے ہے [illegible]

بہرحال اگر حکومت حاصل کر دو وہاں شہرۂ آفاق پالیسی جو لارڈ کرزن نے شروع کر رکھی ہے پر عمل پیرا ہوتے سوا دوسرا کوئی چارہ ہی نہ تھا۔ مگر افسوس کہ آج تک ہماری قوم کے دل و دماغ رکھنے والے اصحاب نے اس طرف کوئی توجہ نہ کی۔ اور ان پیچیدہ گتھیوں کو نہ سمجھا یا کرتا ہے۔ یہ رسوائے زمانہ پالیسی قومی مفاد کے سراسر خلاف ہے۔ ہمارے سکوت سے انہیں ناجائز فائدہ اٹھانا نہ چاہئے تھا۔ اگر اخبار مولوی فوق نے اپنی مذموم پالیسی کو فی الفور تبدیل نہ کیا، تو ممکن ہے البلوچ تنگ آمد بجنگ آمد کے مقولہ پر کاربند ہو کر اس کے ایڈیٹر و مدرسہ معاونین اور ان اصحاب کی خفیہ ریشہ دوانیوں کا راز فاش و افشا کر دے، جو درپردہ اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔ امید ہے کہ قوم کے بہی خواہ حضرات حالات کو اس نوبت تک پہنچنے نہ دیں گے اور آئندہ ایسے معاملہ میں سنبھل کر قدم اٹھائیں گے۔ دعا ہے کہ خداوند کریم ہم کو ان خود غرض و شیطنت پرور اصحاب کے تعلق و کالاسیس سے بچائے اور ہماری قوم کے افراد کو فہم و ادراک کے ساتھ اتفاق اور اتحاد کی بھی ہدایت کرے۔

میونسپل بل کی اہمیت

عالیجناب جام میر ایوب خان بار ایٹ لا کا تبصرہ

کیا خالقدینا ہال کی نامزدگی درست ہے؟

میر صاحب موصوف اپنے خط میں ایڈیٹر ڈیلی گزٹ کو مخاطب کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں:-

اگرچہ میں موجودہ کارپوریشن کا ممبر نہیں تاہم تقریباً بیس سال تک اسکے زمرہ رکنیت میں شامل رہا۔ اور کافی عرصہ تک اسکی مجلس منتظمہ کا رکن ہونے کے ساتھ نائب صدر کے عہدہ پر بھی فائز رہا۔ جب مجوزہ جدید میونسپل بل کارپوریشن کے سامنے پیش ہو کر زیر بحث رہا، تو مجھے اس کے مطالعہ کا کافی موقعہ ملا۔ اگرچہ جس صورت میں کہ بل اجراء پذیر ہو نیوالا ہے مجھے اسکے مطالعہ کا موقعہ میسر نہ ہوا۔

معلوم ہوا ہے کہ موجودہ بل اور اصلی بل میں بہت کچھ تفاوت و اہم تبدیلیاں پیدا کر دی گئی ہیں، اور بہتری بہت سی سفارشات جو میونسپلٹی نے مجوزہ بل کے عنوان و عرض کے بعد کی تھیں بالکل نظرانداز و خارج کر دی گئی ہیں، جو ایک قابل افسوس بات ہے۔ اور یہ حالات گورنمنٹ پر لازم تھا کہ وہ کسی ایسے تجربہ کار رکن کارپوریشن کی نامزدگی عمل میں لاتی، جو ہمارے محترم پریذیڈنٹ مسٹر جمشید نسروانجی کا جو یقیناً میونسپلٹی کا زاویہ نگاہ کونسل کے سامنے پیش کر سکیں گے پوری طرح معاون ہوتا۔ ہمارا دوست خان صاحب گبول یقیناً ادائیگی فرض میں ہر طرح ساعی ہو گا، مگر صحیح نمائندگی کرنے میونسپلٹی کا نقطہ نگاہ بوقت پیش کرنے اور اسکی غرض و غایت کی کافی حمایت کرنے کیلئے طویل تجربہ، انگریزی زبان میں کافی مہارت اور سب سے بڑھکر روانی تقریر کی ضرورت ہے۔ مختلف اقوام کے درمیان نشستوں کی تقسیم ان کے تناسب آبادی کے لحاظ سے ہونی چاہئے اور یہ امر ملحوظ رہے کہ کوئی فرقہ کسی طرح زیادہ نمائندگی حاصل نہ کرے، (دستخط) مختلف ممبروں کے مالکانہ ہے گا، کارپوریشن کے نامزد [illegible]

ممبروں کی تعداد قلیل ترکیب کر دیا ہے، اور میٹنگ کمیٹی میں نامزد ممبروں کی اکثریت نہ ہونی چاہئے۔

اگرچہ یہ مستحسن امر ہے کہ کارپوریشن کا چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر جو بھاری مشاہرہ پانے والا ہوگا کے اختیارات موجودہ افسر کی بہ نسبت زیادہ ہوں، تاہم اسے کارپوریشن کے پریذیڈنٹ سے ایسا مطلق العنان نہ کر دیا جائے کہ جب چاہے ان کا مذاق اڑائے، یہ عہدہ ایسے شخص کے حوالہ کرنا چاہئے جو انتظامی قابلیت کا مالک ہونے کے ساتھ وسیع تجربہ بھی رکھتا ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ یہی کی تشکیل پر کسی (آئی، سی، ایس) کا تقرر اسی اسامی پر کر دیا جائے۔

نوجوان (مرسلہ عبد [illegible])

دورِ انقلاب میں نوجوان صرف جوانی کی کام کرتے ہیں شباب کی امنگیں جوانی کے جوش و ولولے اور [illegible] تمنائیں [illegible] ہیں [illegible] دیتے ہیں [illegible] [illegible] ہیں [illegible] واقع تر [illegible] ہیں [illegible]

لیکن بعض [illegible] کرتے ہیں [illegible] [illegible] ہیں [illegible]

[illegible]

http://baask.com/literature

میثاق اٹاوہ

اور

ہندوستان

معاہدہ اٹاوہ کا لفظ لیش جاتک ہندوستان کا تعلق ہے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اٹاوہ ملک کینیڈا کا دار السلطنت ہے، جو براعظم امریکہ کے جنوب میں واقع ہے۔ چونکہ مذکورہ بالا میثاق اسی شہر میں ہوا ہے، اس لئے اسے معاہدہ اٹاوہ کہتے ہیں۔ اٹاوہ میں معاہدہ کیوں اور کن اسباب کی بنا پر ہوا؟

اٹاوہ میں مختلف ملکوں سے نمائندوں کو جمع کیا گیا۔ جس معاہدہ کے متعلق انگریز سرکار کے دل میں کیوں اور کیسے خیال پیدا ہوا۔ اسکے متعلق مندرجہ ذیل بیان دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

چودھویں صدی سے آج تک انگریز قوم مختلف ملکوں میں تجارت وغیرہ مقاصد کیلئے ہجرت کرتے رہے ہیں، چنانچہ امریکہ، کینیڈا، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ میں اس قوم نے دو تین صدیوں سے سکونت اختیار رکھی ہے۔ ان ممالک میں اور اقوام بھی رہتی ہیں لیکن انگریز اور انگریزی زبان کے بولنے والے اکثریت میں ہیں۔

ابتداء میں تو ان ممالک کا تمام انتظام حکومت انگلشیہ کے ہاتھ میں تھا لیکن رفتہ رفتہ ان ملکوں کے انگریز زور پکڑتے گئے اور ملکی انتظام کو بھی اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی۔ پہلے تو تحریک انگلشیہ نے ان کو زمام حکومت سپرد کرنے میں تامل کیا۔ مگر امریکہ نے سب سے پہلے ایجی ٹیشن شروع کیا۔ حکومت انگلشیہ نے ہمیں دبانے کی بہت کوشش کی لیکن امریکہ نے اپنے زور بازو اور استقلال سے کامیابی حاصل کرلی اور تمام ریاستہائے امریکہ ایک متحدہ الیشن میں منسلک ہو کر ریاستہائے

متحدہ امریکہ United States of America (ریاستہائے متحدہ امریکہ) کا نام حاصل کیا۔

ممالک مذکورہ انگلینڈ سے ہزاروں کوس کے فاصلے پر ہیں۔ اور ان کے درمیان بڑے بحر وقار اور سمندر ہے کنار ہیں۔ امریکہ کی مثال سامنے رکھتے ہوئے آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ نے بھی آزادی کی تحریک شروع کر دی اور آہستہ آہستہ زمام حکومت اپنے ہاتھوں میں لیتے گئے۔

اصلاح کرتے کرتے ان ملکوں کے موجودہ باشندوں نے حیرت انگیز ترقی کی ہے اور اب تمام اختیار حکومت انکے اپنے ہاتھ میں ہے۔ ملوکیت انگریزی کا وہاں بالکل معمولی تسلط باقی ہے۔ تاہم ان لوگوں نے جب وطن کو جانے نہیں دیا اس لئے ممکن صورت میں ان کے دلوں میں اپنے اصلی وطن کی عزت ہے۔

موجودہ زمانے میں جس حکومت کی زیادہ دولت اور تجارت پر تا ہے وہ سب سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔ اس لئے حکومت نے خیال کیا کہ تجارت کو پہلے سے بھی زیادہ فروغ دیا جائے۔

انگریزوں کو یورپین اور ایشیائی قوموں کے ساتھ تجارت اور لین دین کرنے میں بڑی رکاوٹیں اور تکلیفیں درپیش ہیں۔ خصوصاً جنگ عظیم کے بعد سکوں کی قیمتیں بہت گر گئی ہیں اور بہت سے دوسرے وجوہ سے بھی ملک میں پیسہ بہت کم ہوگیا ہے اور جنگی وجہ سے روئے زمین پر ہر قسم کی تجارت کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

حکومت برطانیہ نے تجارت کو فروغ دینے کی طرف قدم اٹھایا ہے۔ سیاسیات سے فرانس، امریکہ، جاپان اور روس وغیرہ نے بھی اس قسم کا قدم اٹھایا ہے۔

اسلئے روئے زمین کی حکومتوں میں کاروباری کشمکش شروع ہوگئی ہے۔ اور سلطنت برطانیہ خود مختار حکومتوں کو اس معاملہ میں دبا نہیں سکتی۔

تجارت ایک ایسی چیز ہے، اس میں ہر شخص مختار ہے، ہر سلطنت کو اختیار ہے کہ جس طرح چاہے تجارتی قوانین پاس کرے۔ اس لئے حکومت برطانیہ نے اپنے نوآبادیات اور ماتحت ملکوں سے نمائندے طلب کئے، تاکہ وہ آپس میں اور حکومت برطانیہ سے تجارتی معاہدے کریں کہ وہ آپس ہی میں بیوپار کریں۔ اور دوسرے ممالک آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جنوبی افریقہ، ہندوستان نے انگلینڈ سے دوستی تعلق رکھنے والے ملکوں سے نمائندے اٹاوہ میں جمع ہوئے اور وہاں ایک عہد نامہ مرتب کیا کہ آئندہ تجارت نوآبادیات آپس میں کریں اور ایک دوسرے کی پیداوار کو دوسرے خود مختار کی پیداوار پر ترجیح دیں۔ اور خصوصاً انگلشیہ مال کو نکال کرنے کیلئے بہت سہولتیں مہیا کی گئیں۔

مثلاً ہندوستان کو جب کبھی کسی مال کی ضرورت ہو تو اس پر فرض ہے کہ وہ پہلے انگلینڈ سے طلب کرے۔ اگر وہاں سے دستیاب نہ ہو تو پھر ان ممالک سے جنہوں نے اٹاوہ میثاق پر دستخط کئے ہیں، گویا یوں سمجھا جائیگا کہ یہ ایک بڑی تجارتی سوسائٹی ہے اور یہ ممالک اس کے ممبر ہیں۔ اور یہ سوسائٹی تجارت کو اپنے ممبروں کے مابین بڑھائیگی۔ اسے انگریزی میں امپیریل پریفرنس Imperial Preference کہا جاتا ہے، یعنی حکمران بادشاہت کے بیوپار کو ترجیح دینا۔

آئندہ ہندوستان کی پیداوار عام طور پر ان ممالک کو جائیگی اور اسکے بدلے میں ان ملکوں کا سامان ہندوستان میں آئیگا۔

جاپان، روس، امریکہ اور فرانس وغیرہ ایک تو ہندوستان میں آ نہیں سکیں گے اور اگر بھی تو بھاری ڈیوٹی محصول ٹیکس دینے کے بعد آسکیگا۔

تجارت کا قاعدہ ہے کہ جس قدر تجارت جسقدر وسیع ہوگا اسیقدر تجارت تیز ہوگی اور قیمتیں بھی زیادہ ہوں گی۔ کیونکہ اگر میدان وسیع ہوگا تو ہر چیز کی نکاسی بہت ہوگی اور اگر تجارت صرف چند ملکوں میں محدود ہوگی تو اشیاء کی طلب کم اور محدود ہو جائیگی صرف آنحال باہر جاسکیگا جتنا کہ صرف ان چند ملکوں کو درکار ہوگا نہ تمام دنیا کیلئے غیر محدود مال باہر جاسکیگا۔

مجلس قانون ساز ہندوستان کے حالیہ اجلاس میں یہی عہد نامہ اٹاوہ دہلی میں پیش ہوا بحث مباحثہ کے بعد یہ معاہدہ کہ اسمبلی میں پاس کیا گیا ہے۔ ابھی ہندوستان نے بھی اس معاہدہ پر چشم روشن دل ماشاد کہا۔ اب قارئین خود اس پر غور کریں کہ جو معاہدہ اٹاوہ میں ہوا ہے وہ ہندوستان کے حق میں مفید ثابت ہوگا یا مضر۔ اب جبکہ یہ بل پاس ہو گیا ہے اگر ہندوستان میں اس معاہدہ کے مفید ثابت ہونے پر اختلافات رونما ہوگئے ہیں۔

ہم اس پر کوئی تنقید نہیں کرنا چاہتے کیونکہ ہمیں یہ دکھانا مقصود تھا کہ معاہدہ اٹاوہ کی حقیقت کیا ہے اور ہندوستان کے لئے کیسی اہمیت رکھتا ہے۔

اخبار

البلوچ

میں اشتہار دیکر آپ کیوں اپنی تجارت کو ترقی نہیں دیتے۔ ہندوستان کے علاوہ کراں بلوچستان، ایران اور ترکستان وغیرہ افغانستان تک اسکا حلقہ اشاعت وسیع ہے۔

منیجر

امتحان آخرت

(گذشتہ سے پیوستہ)

(از اقتدار الٰہی اسلام)

ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس۔ یعنی خشکی اور تری میں فساد [illegible] بسبب انسانوں کے ہاتھوں کی کمائی کے۔

میرے برادران اسلام! آجکل ہر جگہ کیسے طالب علموں کے دل و دماغ امتحان کی تیاری میں مصروف ہیں۔ انہیں عیش و آرام اسوقت تلخ اور [illegible] معلوم ہوتا ہے کیونکہ انہیں یقین ہے کہ ایک دو ماہ میں انکا امتحان ہوتا ہے۔ جہاں انہیں اپنے برس [illegible] طالب علموں میں بخوبی اپنی قابلیت اور اہلیت کا ثبوت پیش کرنا ہے۔

ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے اصلی امتحان کا بھی اعلان ہو چکا ہے، اور وہ وقت بھی قریب ہے۔ ممتحن حقیقی نے ان الفاظ میں قریب امتحان کا اعلان فرما دیا ہے۔ اقترب للناس حسابہم وہم فی غفلۃ معرضون۔ یعنی لوگوں کا امتحان قریب ہے اور حال یہ ہے کہ وہ غفلت میں منہ موڑے جا رہے ہیں اور امتحان کیطرف کوئی خیال نہیں کرتے۔

افسوس انہیں اس دنیاوی یونیورسٹی امتحان جتنا ہی فکر ہوتا کاش ہم آخرت کے لئے کوئی سامان کر لیتے۔

نصاب تعلیم جو مالک حقیقی نے ہمارے لئے تجویز فرمایا ہے وہ قرآن مجید کے نام سے موسوم ہے ایک نہایت زریں اصول بیان فرمایا ہے کل نفس بما کسبت رھینہ الا اصحاب الیمین۔ ہر شخص اپنے کئے ہوئے کاموں کے ساتھ گروی اور جوابدہ ہوگا مگر نیک لوگ۔

قطع نظر اسکے کہ قرآن شریف کی آیت ہے اسکا مضمون ایسا ہی [illegible] کہ کوئی شخص جو کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھنے والا ہو انکار نہیں کرسکتا۔ ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ ایک مقروض آدمی جب تک اپنا قرض بیباق نہیں کرتا وہ قرضخواہ کے ہاں گروی ہے اور اسیطرح سے جو شخص بھی دنیا میں کوئی کام کرتا ہے وہ جوابدہ ہے۔ اسیطرح سے ہر شخص کو اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا۔ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔

جو کوئی ذرہ بھر نیکی کریگا اسے قیامت کے روز پائیگا اور جو ذرہ بھر برائی کریگا اسے بھی پائیگا۔

ایک رات لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ فرزند صبح سے لیکر شام آج جو جو کام تو نے کئے ہوں، جو کلمات زبان سے نکالے ہوں، جو کھایا پیا ہو، پڑھا ہو، لکھا ہو، غرضیکہ جو بھی کام کیا ہے ایک ایک منٹ کا واقعہ سنا دے۔

بیٹے بیچارے کو بڑی مصیبت کا سامنا پڑا کسطرح وہ ایک ایک منٹ کے حالات یاد رکھ سکتا تھا، آخر جہاں تک ممکن تھا رستے سنایا۔ دوسری رات بھی لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے سارے دن کی سرگزشت سنی جب تیسری رات کو لقمان حکیم نے سننا چاہا تو بیٹے نے عرض کی کہ اے والد بزرگوار! مجھسے یہ بات بالکل نہیں ہوسکتی کہ میں ایک ایک لحظہ کے واسطے تمام واقعات کو یاد رکھ سکوں یہ کام تو معاف فرمائیے اور جو کچھ ارشاد ہوگا بجان و دل تعمیل کیلئے حاضر ہوں۔

لقمان حکیم نے فرمایا کہ فرزند! اگر تو اپنے باپ کو صرف ایک دن کا حساب نہیں دے سکتا تو قیامت کے روز خداوند کریم کی عدالت میں کسطرح اپنے تمام عمر کا روزنامچہ سنائیگا۔

پس ہمیں چاہئے کہ اس دن سے ہمیشہ ڈرو اور کوئی بھی ایسا کام نہ کرو کہ اس روز ہمیں پشیمان ہونا پڑے جبوقت کہ پشیمانی کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

ہمارے [illegible] روز قیامت جب ہمارے امتحان کا نتیجہ نکلیگا ہر وقت ڈرنا چاہئے اور ہر روز مالک حقیقی کی درگاہ میں پانچ وقت حاضری دینی چاہئے۔ اور ہمیشہ اسی مجوزہ نصاب پر چلنا چاہئے۔ تاکہ ہماری دنیا اور آخرت اچھی ہو۔ اور جبوقت نتیجہ نکلیگا انسان سرخرو اور کامیاب ہو نیز ثابت ہوں یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ۔ جس دن کہ بہت سے آدمی سرخرو ہونگے اور بہت سے سیاہ رو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس سیاہ روئی سے بچائے اور دونوں میں سرخروئی عطا فرمائے آمین۔ ثم آمین۔ فقط والسلام۔

(بقیہ از صفحہ ۲)

ہوتا تو وہ بلوچستان کو نہیں بھول سکتے تھے اور حکومت کو نظر انداز کرنے کا کوئی موقعہ ملتا لیکن افسوس ہے کہ یہی لوگ جو مسلمانوں کے حقوق کے محافظ بنکر گئے تھے رہزن ثابت ہوئے اور انہوں نے اسکی کوئی پرواہ نہ کی کہ وہ بلوچستان کو بھی ہندوستان کے دیگر صوبوں کے برابر خودمختار صوبہ بنانے کا مطالبہ کریں۔

بلوچ کانفرنس کی قراردادیں

(از نامہ نگار)

آل انڈیا بلوچ کانفرنس کے اجلاس جیکب آباد میں جو قراردادیں منظور کی گئی وہ بہت جامع اور سب کی بلوچستان پر [illegible] کی حیثیت رکھتی تھیں۔ اس کانفرنس اور اسمیں منظور ہونے والی قراردادوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلوچ اقوام میں ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے ساتھ دوش بدوش چلنے کی آرزو کس قدر ترقی کر چکی ہے۔

سیٹھ عبدالستار [illegible] نے بلوچ کانفرنس کی قراردادوں کے متعلق اسمبلی میں سوالات کئے۔ ایک مسلمان [illegible] اپنے [illegible] کی ترجمانی کا حق ادا کیا ہے۔ اسیطرح [illegible] بصورت حکومت ہند سے یہ معلوم کرنیکے خواہاں ہیں کہ آیا بلوچ کانفرنس کے انعقاد اور اسکی منظور کردہ قراردادوں نے حکومت ہند کی توجہ طلب کی یا نہیں، اور اگر حکومت ہند نے کانفرنس کی پیش کردہ تجاویز پر غور کیا ہے تو انکے متعلق اسکی روش اور اسکے عزائم کیا ہیں۔ ابھی تک سوالات اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں باقاعدہ طور پر پیش نہیں ہوئے دیکھیں حکومت ہند کی طرف سے ان سوالات کا کیا جواب ملتا ہے۔ ان جوابات سے یہ بات واضح ہو جائیگی کہ حکومت ہند اہل بلوچستان کی تعمیر سیاسی امنگوں کے متعلق کیسے احساسات کی مالک ہے۔

کیا حکومت بلوچستان نے جرگہ کانفرنس کی تجاویز کیطرف توجہ فرمائی ہے؟

(از قاضی داد محمد صاحب [illegible])

حسرت کا مقام ہے کہ حکام بلوچستان نے ملک کی اصلاح کیطرف بہت کم توجہ [illegible] ہے مثلاً [illegible] مقدمات فوجداری وغیرہ [illegible] فیصلے [illegible] آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کی عدالت میں اپیل ہونی چاہئے [illegible] کیونکہ [illegible] اسلامی شریعت [illegible] ثابت [illegible] کی [illegible] شرعی قانون [illegible] ۔ [illegible] خان [illegible] خان بہادر [illegible] خان [illegible] کی ترکیب پر [illegible] کے [illegible] حضرت [illegible] جرگہ [illegible] کیا [illegible] انتظامات [illegible] بلوچستان [illegible] پیش کرتے ہیں۔

http://baask.com/literature

اقدام جاپان

مقدمهٔ خطره در عالم امان

جاپان به یک حملهٔ [illegible] بر ایالت
منچوریا متعلقات چین که زرخیز و شاداب
ترین آن مملکت است قابض شده. بیچاره
چین با دارهٔ عدالت جمعیت اقوام تظلم
و دادخواهی نموده. توجه آن را برفع مظالم
و جبر و تعدی حریفش منعطف گردانیده.
مگر [illegible] تدابیر عدالت به اعتدال [illegible]
دیگر هم منافی این طائفه [illegible] ازین
این عقده عاجز آمده. خود مصداق قول
فیلسوف شرقی گردیدند که فرموده
که بسته [illegible]
هر قسیم خود را یکجانب ساخته اند [illegible]
اهل چین برای مستعد و آمادگی دارد که هر
نوع که ممکن باشد جاپان را دافع نموده
شهر بدر گرداند. موسم [illegible]
کوفته و [illegible] چین میدان کارزار
زار خواهد شد.

آیا اقدام این دوره، خرمن امن عالم را به
یکبارگی آتش میزند یا نه؟ این سوالی
که در دماغ هر [illegible] هر ذی فراست
و با کیاست میگردد. برای اصحاب بصیرت
و ارباب بصارت مخفی و محتجب نیست که مطمع
نظر جاپان به تسلط آوردن سرحدی است
و میخواهد که [illegible] جنگی خود را
بر فرض روس بچاید. جاپان ازین پیشتر هم
ایالت "کوریا" را از روس غصب نموده است
[illegible] از وقت [illegible] جاپان
ذائقهٔ شیرینی خون را بزبان چشیده.
و روس هم ازین خطر بی خبر نیست که مطمع نظرش
بکدام سوست. لهذا آن هم در فکر ازدیاد
قوهٔ خود مشغول است.

اگر روس و جاپان بهم آمدند. چنانچه این
[illegible] جنگ آینده منظم
می آید. پس لا محاله باعث پیش جنگ
محاربهٔ عظیم ثابت خواهد شد، و [illegible]
[illegible] جنگ گذشته خط تسخیر
کشیده و بنیاد واقعه جنگ عظیم سنه ۱۹۱۴
را چون خوابی با خیالی منصور خواهد کرد.
بازی باید دید که قوت عسکری عالم به
نوع انقسام خواهد پذیرفت، و در امور
سیاسیه [illegible] کشاکش رقیبانهٔ جاپان
و امریکه هر دو را نظر آگاهی داده است

[illegible]

(اسماعیل [illegible])

[illegible]

پس آیا درین صورت امریکه در پردهٔ [illegible]
چین مظلوم امداد به روس خواهد نمود [illegible]
در حال انقلاب اروپا بکدام سمت رخ خواهد
کرد. [illegible] اسلام [illegible]
روس و مذهب [illegible] هم خواهد
رسانید؟ اینگونه سوالی چند اند که درین
روزها باعث گرم بازاری هر محفل و ایوان
[illegible] شده اند. لهذا دانشمندان
عصر [illegible] در تشریح این نکات مثلاً
چنین توضیح داده اند:

(۱) اگرچه در میان خیالات روس و [illegible]
مسافت بعد المشرقین است و بحکم ال
[illegible] در میان هر دو مابه المنازعه.
اکنون پیش نظر [illegible] کشیدن شمشیر
جاپان از اتفاق [illegible]
اگرچه [illegible] دست بگریبان [illegible]
لیکن امریکه [illegible] طرف روس را میگیرد،
[illegible] جنگ [illegible] (جاپان؟)
[illegible] اضافه شود

(۲) سوال اروپا خیلی پیچیدگی دارد زیرا
گروه های سیاسی آنجا به عقده های پر پیچ
و تاب منعقد است - اغراض تجارتی
برطانیه و فرانس مختلف اند مگر در مقاصد
عسکری هر دو متحد.
اطالیه در فکر [illegible] دنیا است
[illegible] گشته
[illegible] بهر صورت
برطانیه و فرانس [illegible] خود را
[illegible] نموده [illegible] کارزار
با مقابله [illegible] خواهند نمود.
زیرا که سیاست [illegible] لباس
تجارت است، و در [illegible] اطالیه
[illegible] منظور
میشود [illegible]

برطانیه هم خواهان شده است.
لهذا جرمن و فرانس - اطالیه [illegible]
جاپان مجبور خواهند شد. [illegible] فرنگ
به رفاقت رفیق قدیم خود روس [illegible]
دم خواهد زد. زیرا که حکومت [illegible]
[illegible]
روس [illegible]
سیاسی [illegible]
[illegible] برطانیه را
اقدام [illegible] جاپان مجبور خواهد [illegible]

(۳) عالم اسلام [illegible]
[illegible]
از این کار [illegible]
[illegible]
[illegible] جنگ [illegible]
[illegible] روس [illegible]
می [illegible]

درین [illegible] روس و [illegible]
نظریه [illegible] اسلامیه [illegible]
داده است [illegible]
[illegible] عالم اسلامی [illegible]
[illegible]
[illegible] اسلامی [illegible]
[illegible] عداوت [illegible]
[illegible] حقیقی [illegible]
[illegible] جاپان [illegible]
آن [illegible]
[illegible] اسلام [illegible]
این [illegible] عالم اسلام [illegible]
روس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فضل و کرم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

http://baask.com/literature

ضروری اطلاع

زیر نمبر ۱۳۳ تا ... خریداران ... البلوچ ... سندھ جو ذیل اصحاب اختتام پذیر خواہد شد۔ مہربانی فرمودہ خریدار سالانہ جریدہ ملی خود۔ گذشتہ قیمت آں بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمودہ مرہون احسان نمایند ورنہ ماہ ... بذریعہ وی پی بنام شاں اخبار مبفر ستیم۔ امید قوی ست کہ از وصولی آں ابا نفرمایند۔

(۱) جناب سردار خان رسول خان صاحب بلوچ قمبرانی خریدار نمبر ۳

(۲) جناب ... محمود ... محمد یوسف صاحب ... خریدار نمبر ...

(۳) جناب منشی نصرت اللہ صاحب خریدار نمبر ۹

(۴) جناب سیٹھ قبول صاحب عمرانی خریدار نمبر ...

(۵) جناب ... صاحب ... خریدار نمبر ۱۵

(۶) جناب عبدالصمد ابن ابراہیم صاحب ورزی خریدار نمبر ۱۹

(۷) جناب ... غلام رسول صاحب بلوچ خریدار نمبر ۳۰

(۸) جناب مولوی محمد رمضان صاحب سوداگر چرم رانگیواڑہ کراچی خریدار نمبر ۱۲۰

(۹) جناب شیر محمد عبدالکریم ... مولوی محمد رمضان صاحب رانگیواڑہ کراچی خریدار نمبر ۱۴۱

(۱۰) جناب میاں محمد ولد ... محمد جونا مارکیٹ کراچی خریدار نمبر ۱۳۲

(۱۱) جناب مولوی عبداللہ صاحب ولد حاجی شہدوست بخاری مسجد کراچی خریدار نمبر ۱۳۶

(۱۲) جناب قاضی محمد اسحاق معرفت مولوی عبداللہ صاحب بخاری مسجد کراچی خریدار نمبر ۱۳۴

(منیجر)

گلشن کراں

ما بناظرین کرام البلوچ خوشخبری میدہیم کہ کتاب غزلیات مسمی بہ گلشن کراں مصنفہ دوست محترم جناب ملا نور محمد صاحب ... سربازی زیر طبع است۔ عنقریب ... از شش ماہ زیادہ نخواہد شد۔

در حقیقت طبعش جناب سردار بہادر نواب امیر محمد حبیب اللہ خان والی ریاست خاران وعدہ معاونت فرمودہ اند خداوند عالم ... نواب صاحب موصوف را ... نیک توفیق زیادہ عنایت سازد۔

ہست بس از کردگار مجید
کہ توفیق خیرت بود پر مزید

کتاب مذکور را از دفتر البلوچ رگسٹر لائن لیاری کراچی طلب کردہ مشود (مدیر)

امریکہ و جرمنی کی نئی ایجاد ہکولائٹ

دانت بالکل نئے مصالحہ اور امریکن نئے طریقے سے بنائے جاتے ہیں۔ ہکولائٹ سے بنائے ہوئے دانت وزن میں بالکل ہلکے اور خوبصورت ہونگے علاوہ دانت مضبوط ہوتے ہیں کہ ٹوٹتے نہیں اب تمام یورپ میں مصنوعی دانتوں کیلئے ہکولائٹ پلیٹ ہی استعمال کرتے ہیں۔ اس سے عمدہ آجتک کوئی مصالحہ ایجاد نہیں ہوا۔ نیز پلیٹ کے دانت بھی بنائے جاتے ہیں مصنوعی آنکھیں بھی ہم سے دستیاب ہوسکتی ہیں۔ ۲۲ سال کا تجربہ ہے

ڈاکٹر برکت علی دندان ساز

نیپیئر روڈ۔ کراچی سندھ

چین اور جاپان کی قیامت خیز جنگ شروع ہوگئی

زخمیوں کیلئے شفاخانوں کی تیاری

پیکن ۳۰ فروری۔ چین اور جاپان کی معرکہ آرائی شروع ہونے والی ہے۔ گذشتہ شب ۱۱ بجے جیہول کے قریب دونوں ملکوں کی فوجیں صف آرا تھیں نہیں کہا جاسکتا کہ جنگ کی رفتار کیا ہوگی۔ اور اس کا رخ کس طرف سے ہوگا۔ جنگ کی طرف پہلا قدم جاپان والے اٹھائیں گے۔ چین مدافعت میں بڑھے گا۔

پیکن کا ایک نامہ نگار مظہر ہے کہ چین کے پاس اس وقت ڈیڑھ لاکھ فوج ہے۔ جو کسی حکم پانے ہی آگے بڑھنے کیلئے تیار کھڑی ہے۔ یہ سب کیسب جیہول کی پہاڑیوں میں جمع ہیں۔ جہاں تل رکھنے کی بھی اس وقت جگہ نہیں ہے۔

اسی طرح اس کے پاس سامان حرب ... اور ... کی بڑی موجود ہیں۔ زمین ... کی آمدورفت سے کھیت کی طرح ... ہے۔

جاپان بھی کچھ کمزور نہیں ہے پچاس ہزار جاپانی سپاہی میدان جنگ میں موجود ہے اور جیہول کی طرف پیش قدمی کرنے کا حکم ملنے کا انتظار کررہی ہے فوج کے ساتھ ایک سو ہوائی جہاز بھی ہیں اور خدا جانے کتنی مسلح موٹریں۔

جیہول کی فضا بہت ہی ہیجان انگیز ہے۔ ہر شخص آخری وقت سمجھ رہا ہے۔ ڈاکٹر بڑی تیزی کے ساتھ شفاخانوں کو درست کر رہے ہیں۔ تاکہ زخمیوں کو فوراً امداد پہنچا سکیں۔ (الجمعیۃ)

سرٹیفکیٹ

دیارام جیٹھمل سندھ کالج۔ کراچی (سندھ)

... فروری ۱۹۳۳ء

میں حکیم علی محمد صاحب کو گذشتہ بارہ سال سے جانتا ہوں آپ نے مختلف اوقات میں میرا اور میرے خاندان کے افراد کا علاج علی العموم کامیابی کے ساتھ کیا ہے۔ آپ سندھ کے ایک بہت بڑے لائق اور قابل یونانی حکیم ہیں۔

دستخط (مسٹر ایس۔ بی بھٹانی صاحب پرنسپل ڈی۔ جے سندھ کالج کراچی)

دنیا کی عجیب ترین شے

مفرح یاقوتی خاص کلاں نمبر ۱

دل و دماغ جگر کی تقویت اور گردہ اور معدہ کے افعال کی درستی کے علاوہ تمام بدن میں فوری قوت کی ایک لہر دوڑا دیتی ہے اور نہ صرف پیر و جوان کی صحت و جوانی کو برقرار رکھتی ہے۔ بلکہ بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بناتی ہے قوت باہ میں فوری ہیجان اور امساک پیدا کرتی ہے۔ اور قلبی و دماغی خرابیوں کے علاوہ ذیابطیس میں بھی اکسیر ہے۔ مفرح یاقوتی خاص کلاں میں دنیا بھر کے قیمتی اجزا شامل ہیں۔ قیمت ایک تولہ کی شیشی دس روپیہ۔ پانچ تولہ کی شیشی پچاس روپیہ۔ دس تولہ کی شیشی ایک سو روپیہ

موجد

حکیم علی محمد بن حکیم محمد قاسم

قادری یونانی میڈیکل ہال۔ سفید قبہ کراچی مشہور ہے۔

نوٹ:۔ دواخانہ کی فہرست ادویہ مرکبات طلب کرنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔